رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل پاکستان لاہور

یوم چہار شنبہ

قیمت فی پرچہ ۲؍

جلد ۱	۲۶ نبوت ۱۳۲۶ ہش	۱۲ محرم الحرام ۱۳۶۷ھ	۲۶ نومبر ۱۹۴۷ء	نمبر ۵۹

Digitized by Khilafat Library.

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۵ ماہ نبوت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق جانبکے شام کی اطلاع منظر ہے کہ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

دنیائے اسلام کی ہمدردیاں کشمیر کی آزاد مسلم حکومت کے ساتھ ہیں

افغانستان کو شیشے میں اتارنے کی پُراسرار سازش

دہلی میں وحشت اور بربریت کی بدترین مثال

آزاد مسلم فوج کی کامیابی کیلئے مکہ معظمہ میں اجتماعی دعا کی گئی

لاہور ۲۵ نومبر۔ کشمیر مسلم کانفرنس کے محکمہ اشتہارات کی طرف سے ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ حج حاجی فریضہ حج ادا کر کے لاہور میں واپس آئے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ مکہ معظمہ میں کشمیر میں آزادی کی خاطر لڑنے والے مسلمانوں کے لئے ہمدردی کا عام جذبہ پایا جاتا ہے۔ دنیا کے کونے کونے سے جو مسلمان فریضہ حج ادا کرنے کیلئے اس مقدس شہر میں جمع ہوئے تھے۔ وہ کشمیر کے حالات کے بارے میں بہت تشویش کا اظہار کرتے تھے۔

چنانچہ انکی ان کشمیر آزاد مسلم فوج کی کامیابی کیلئے خاص طور پر اجتماعی دعا کی گئی۔

تقسیم فلسطین کی موجودہ تجاویز ناقابل عمل ہیں

اقوام متحدہ میں نیوزی لینڈ کے نمائندے کا اعلان

لیک سکسس ۲۵ نومبر۔ گذشتہ ہفتہ کی شب نیوزی لینڈ کے نمائندے مسٹر رچرڈ سن نے اقوام متحدہ کی فلسطین کمیٹی کو مطلع کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں اپنی حکومت کی طرف سے ہدایات موصول ہوئی ہیں کہ وہ تقسیم کی موجودہ تجاویز کی مخالفت کریں۔ نیز آپ نے کہا کہ میری حکومت کے نزدیک یہ تجاویز ناقابل عمل ہونے کی وجہ سے ناقابل قبول ہیں۔ آپ نے کمیٹی پر زور دیا کہ وہ اپنے فیصلوں میں جلد بازی سے کام نہ لے

مغربی پنجاب کی بہتری کیلئے نئے پروگرام

لاہور ۲۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ آج کل مغربی پنجاب کی حکومت اور ملافت پاکستان گروپ تینوں مغربی پنجاب کی بہتری اور ترقی کے سلسلے میں اپنے اپنے پروگرام مرتب کر رہے ہیں۔

خان افتخار حسین آف ممدوٹ اپنی حکومت کا تیار کردہ لائحہ عمل لیگ اسمبلی پارٹی کے سامنے ۳۰ نومبر کو پیش کریں گے۔ میاں افتخار الدین اور خلافت پاکستان گروپ بھی اپنے اپنے پروگرام عنقریب شائع کرنے والے ہیں (اورینٹ پریس)

لنڈن سے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی واپسی

نئی دہلی ۲۵ نومبر۔ کل رات لارڈ ماؤنٹ بیٹن معہ لیڈی ماؤنٹ بیٹن کے بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان سے دہلی واپس پہنچ گئے۔ (ا۔ پ)

پشاور کے قریب کوئلے کی کانیں دریافت کی گئی ہیں

پشاور۔ ۲۵ نومبر معلوم ہوا ہے کہ پشاور سے تیس میل جانب مشرق تیرہ نامی پہاڑوں میں کوئلے کے بڑے بڑے ذخیروں کا پتہ چلا ہے۔ یہ کوئلہ یکسانی انگیٹھیوں اور چھوٹے کوئلہ میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ (ا۔ پ)

پناہ گزینوں کیلئے امداد کا وعدہ

کراچی ۲۵ نومبر۔ لیڈی ماؤنٹ بیٹن نے الوداعی ایڈریس اف انڈیا کے نمائندے کو بتایا کہ انگلستان کے لوگوں نے دونوں حکومتوں کے پناہ گزینوں کے لئے کافی امداد کا وعدہ کیا ہے۔ (ا۔ پ)

افغانستان کو خریدنے کیلئے انڈین یونین کے ناپاک ارادے

ایک پُراسرار سازش کا انکشاف

لاہور ۲۵ نومبر۔ دہلی اور پٹیالہ میں خبر پھیلی ہوئی ہے کہ افغانستان کو شیشے میں اتارنے کے لئے انڈین یونین مہاراجہ پٹیالہ کے ذریعے ظاہر شاہ والی افغانستان پر ڈورے ڈال رہی ہے۔ یہ امیدیں لگائی جا رہی ہیں۔ کہ مہاراجہ پٹیالہ جال پھیلانے میں کامیاب ہو بھی جائیں گے۔ اس خوش فہمی کی بنا پر بتائی جاتی ہے کہ وزیر افغانستان حضرت شیخ احمد سرہندی کے مرید ہیں۔ جن کا مزار سرہند شریف ریاست پٹیالہ میں واقع ہے۔

کپاس کی غارضی گرانبازاری سے کاشتکاروں کو ہراساں نہیں ہونا چاہئے

عنقریب فیکٹریاں کھول دی جائیں گی

لاہور ۲۵ نومبر۔ حکومت مغربی پنجاب کی طرف سے آج امروزہ پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ مغربی پنجاب کے زمیندار اور کاشتکار کپاس کی جو رسمی کی دھاندلی سے گھبرانا نہیں چاہیے اور انہیں سننے والوں کپاس فروخت نہیں کر دینی چاہیئے کپاس کی قیمتوں کو معیار پر لانے کے لئے انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔

یہ ضروری ہے کہ عوام اور خاص کر کپاس کی کاشت کرنیوالے کپاس کی قیمت کے پورے حالات سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ کپاس کی فصل پیدا کرنے میں بہت زیادہ لمبا عرصہ لگتا ہے۔ بیج بونے سے لے کر فصل کے تیار ہونے تک کئی مہینے لگ جاتے ہیں۔ اس لئے کپاس کی فصل پیدا کرنے والے کاشتکار کو ہر سال کپاس کی قیمت میں اتار چڑھاؤ کا خطرہ رہتا ہے۔ اس لئے کپاس کی قیمت میں اتار چڑھاؤ کا خطرہ رہتا ہے۔ اس لئے کپاس کی قیمت میں اتار چڑھاؤ کا خطرہ رہتا ہے۔

ایڈیٹر: دوست محمد شاہد ایم اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر: حمید الحمید بی اے ایل ایل بی گورنمنٹ الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کر کے نمبر ۱ مکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

انڈین یونین میں پاسپورٹ اور ورزا کی پابندیاں

مدراس ۲۵ نومبر معلوم ہوا ہے کہ انڈین یونین کی مرکزی حکومت کی طرف سے صوبجاتی حکومتوں کو ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ کہ اس بات کی خاص احتیاط کی جائے۔ کہ ان تمام غیر ملکی لوگوں کے پاس جو پاکستان سے ہندوستان جانا چاہیں علیحدہ پاسپورٹ اور ورزا ہونا چاہیئے۔ ان کا وہ ورزا جو پاکستان کے لئے انہوں نے حاصل کیا ہو۔ انڈیا میں داخل ہونے کے لئے کافی نہ ہوگا۔ (پاکستان کے اصل باشندے اس پابندی سے مستثنےٰ ہیں) صوبجاتی حکومتوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ پاسپورٹ اور ورزا دفیرہ چیک کرنے کے لئے جلد سے جلد سرحدوں ہوائی اڈوں اور بندرگاہوں پر چوکیاں قائم کر دیں۔ (ا پ)

فلسطین کو تقسیم کرنے میں جمعیۃ اقوام اپنے اختیارات سے تجاوز کر رہی ہے

سر محمد ظفر اللہ کی تقریر فلسطین کمیٹی میں

لیک سیکس ۲۵ نومبر کل اتحادی اقوام کی جمعیۃ کی فلسطین کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں مختلف اسلامی ممالک کے نمائندوں نے تقسیم فلسطین کی تجویز پر کڑی نکتہ چینی کی۔ پاکستانی وفد کے قائد سر محمد ظفر اللہ خاں نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ تقسیم فلسطین کی تجویز پر غور کرتے ہوئے ہمیں چار امور کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ (۱) کیا قانونی طور پر فلسطین کی تقسیم جائز اور مناسب ہے؟ کیا یہ تجویز قابل عمل بھی ہے؟ (۳) کیا یہ تجویز مبنی بر انصاف ہے؟ (۴) کیا اس تجویز کے ذریعہ سے فلسطین کا مسئلہ تسلی بخش طور پر حل ہو سکتا ہے۔ سر محمد ظفر اللہ خاں نے چاروں سوالات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ ہر سوال کا جواب نفی میں ہی دیا جا سکتا ہے۔

آپ نے کہا اگر اتحادی اقوام کی تنظیم نے اس تجویز کو منظور کر لیا۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ وہ ان اختیارات سے تجاوز کر رہی ہے۔ جو اقوام کے چارٹر میں اس کے لئے تجویز کئے گئے تھے۔

مصری نمائندے نے تقریر کرتے ہوئے اتحادی اقوام کو تنبیہ کی۔ کہ تقسیم فلسطین کی تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی صورت میں تمام دنیا کے عرب میں یہودیوں کو شدید جانی نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اور یہودیوں اور عربوں کے درمیان ایک قومی اور نسلی جنگ شروع ہو جائیگی۔

ہندوستان میں ہوائی جہازوں کی پرواز پر پابندی

نئی دہلی۔ ۲۵ نومبر۔ حکومت ہند کے محکمہ رسل و رسائل نے ایک بیان میں بتایا ہے۔ کہ ہندوستان کے اوپر سے گذرنے والے یا ہندوستان کے علاقہ میں پرواز کرنے والے غیر ملکی حکومتوں کے ہوائی جہازوں کے لئے ضروری ہے کہ پہلے وہ ہوائی اڈے میں اتر کر پروانہ راہداری حاصل کریں۔ منظور شدہ کمپنیوں کی طرف سے جو ہوائی سروسیں جاری ہیں۔ ان پر اس حکم کا اطلاق نہیں ہوگا۔

جو ہوائی جہاز اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پرواز کریں گے۔ ان کو گولی کا نشانہ نہ بنایا جائیگا۔ بلکہ کسی دوسرے ذرائع سے ان کو اترنے پر مجبور کیا جائیگا۔ (و پ)

ریاستوں کو خودکشی کی اجازت نہیں

نئی دہلی ۲۵ نومبر۔ انڈین کنسٹی ٹیونٹ اسمبلی آف انڈیا میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ کیا ریاستیں آزاد نہیں ہیں کہ وہ دونوں ڈومینینوں میں سے کسی ایک ڈومینین میں بھی شامل نہ ہوں۔ سردار پٹیل نے کہا۔ یہ ایسا ہی سوال ہے۔ کہ آیا ریاستوں کو خودکشی کی اجازت ہے یا نہیں۔ اس جواب پر تمام ممبران ہنس پڑے (و پ)

"شاہ ایران نے معاہدے کی منظوری نہیں دی تھی"

ایران کی طرف سے روس کے احتجاجی نوٹ کا جواب

طہران ۲۴ نومبر کل ایران کی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم کے اس جوابی نوٹ پر بحث ہوئی۔ جو روس کی دھمکی کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ یاد رہے شمالی ایران کے تیل کے چشموں کے بارے میں ایک معاہدے کی رو سے روس کو جو مراعات ملتی تھیں۔ ایران کی پارلیمنٹ نے اس معاہدے کو کالعدم قرار دے دیا تھا۔ روس کی حکومت نے نہ صرف اس کے خلاف احتجاج کیا۔ بلکہ ایران کو دھمکی دی کہ وہ اس اقدام کے خطرناک نتائج کا خود ذمہ دار ہوگا۔ چنانچہ حکومت ایران کی طرف سے اس کی اس دھمکی کے جواب میں ایک نوٹ تیار کیا گیا ہے۔ جس میں ان الزامات کا جو روس نے ایران پر لگائے ہیں۔ مفصل جواب دیا گیا ہے۔

جواب میں کہا گیا ہے کہ دسمبر ۱۹۴۲ء کے قانون کے مطابق ایرانی حکومت کا کوئی افسر بیرونی ممالک کی حکومتوں کے ساتھ تیل کے بارے میں گفت و شنید کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ خواہ السلطنت اور روسی سفیر کے درمیان اس بارے میں جو خط و کتابت ہوئی تھی۔ وہ اس قانونی کے ماتحت پارلیمنٹ کے نزدیک قابل قبول نہ تھی۔ اس لئے اس نے معاہدہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ اعتراضات کہ شاہ ایران معاہدہ کی منظوری دے چکے تھے۔ یا یہ کہ قوام السلطنت نے خود اپنے اثر سے اس کو رد کروایا بالکل بے بنیاد ہیں۔ جنوبی ایران میں برطانیہ کو تیل کے بارے میں جو مراعات حاصل ہیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے جواب میں کہا گیا ہے کہ وہ اس وقت کی یادگار ہیں کہ جب ایران کا مبین دستور عالم وجود میں نہ آیا تھا۔ اس لئے اس کے متعلق ایرانی عوام کی رائے یا منظوری حاصل کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ چنانچہ روس کا یہ الزام کہ ایران نے برطانیہ کے متعلق یہ روش کس طرح اختیار کر لی ہے سراسر غلط ہے۔ (رائٹر)

حملہ آور حکومت پاکستان کے ایماء سے لڑ رہے ہیں؟

پاکستان پر پنڈت نہرو کا الزام

نئی دہلی ۲۵ نومبر۔ آج انڈین اسمبلی میں جواب دیتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا۔ کہ مجھے اس بات پر پورا اعتماد ہے۔ کہ ہندوستان گورنمنٹ نے کشمیر میں جو کچھ کیا بجا اور درست کیا۔ اور میں ہر گھڑی اس کی صداقت ثابت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ہمارے پاس اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کافی ثبوت ہیں۔ کشمیر پر جو حملے ہوئے حکومت پاکستان کے بڑے بڑے افسروں کی ہدایات کے ماتحت ہوئے ہیں۔

ان لوگوں کا کشمیر سے قبائلیوں کو اک یا کیا انہیں بھجوا کر بھیجا گیا۔ اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ان حملہ آوروں کی تنظیم پاکستانی حکام نے اس لئے کی تا ریاست پر زبردستی قبضہ کر لیا جائے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ پاکستان گورنمنٹ نے تجویز پیش کی ہے کہ ہندوستانی فوجوں کو بھی ہٹا لیا جائے۔ اور حملہ آور بھی واپس چلے جائیں۔ اور پھر کوئی فیصلہ کیا جائے۔ یہ ایک عجیب تجویز ہے۔ اور اس بات کا ثبوت بہم پہنچاتی ہے کہ پاکستان کی حکومت کے ایما سے لڑ رہے ہیں۔ ہم لٹیروں کو حکومت کا درجہ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ان کی اپنی کوئی حکومت نہیں ہے۔ ہاں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان کی پشت پر ایک حکومت ہے

آل انڈیا مسلم لیگ کی بجائے پاکستان نیشنل لیگ قائم کی جائیگی

لاہور ۲۵ نومبر ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کے نمائندے کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں جو ۱۳ دسمبر سے ۱۵ دسمبر تک کراچی میں ہونے والا ہے۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی موجودہ ہیئت میں ضرور تبدیلی ہو جائیگی۔

پاکستان اور ہندوستان کی علیحدہ علیحدہ حکومتیں قائم ہو جانے کی وجہ سے ناگزیر ہو گیا ہے۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو لیگ کے ساتھ عہد وفاداری کی بندش سے آزاد کیا جائے۔ اب ضرورت ہے کہ ان کو موقع دیا جائے۔ کہ وہ نئے پیدا شدہ حالات میں کوئی مناسب لائحہ عمل اختیار کریں۔

اس نئے اقدام سے نہ صرف یہ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو اپنے واسطے کوئی لائحہ عمل تیار کرنے کا موقع مل جائے گا۔ بلکہ کانگرس کے ساتھ عہد وفاداری استوار کرنے کے بارے میں جو شبہات پیدا ہو رہے ہیں وہ بھی بہت حد تک دور ہو جائیں گے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک تجویز یہ ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کو پاکستان نیشنل لیگ میں تبدیل کر دیا جائے۔ جس میں پاکستان کا ہر شخص بلا تفریق مذہب اس میں شامل ہو سکے۔ (و پ)

"مدت کی غلامی نے ہمارے اخلاق بگاڑ دیئے ہیں"

انسداد رشوت ستانی کی اہم

لاہور ۲۵ نومبر آج میاں ممتاز دولتانہ وزیر مال نے محکمہ سول سپلائی کی انسداد رشوت ستانی کمیٹی کے افتتاحی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کمیٹی سے استدعا کی گئی ہے۔ کہ وہ انسداد رشوت کے متعلق اپنی توجہ کو فی الحال محکمہ سول سپلائی تک محدود رکھے۔ تاکہ کام طاقت سے بڑھنے نہ پائے لیکن مجھے یقین ہے کہ اس کمیٹی کے فیصلے اور سفارشات بالواسطہ تمام دوسرے محکموں کی صفائی میں بھی ممد و معاون ثابت ہوں گے۔ آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ مدت کی غلامی نے ہمارے تمام اخلاقی کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ ہر کوئی دولت منفعت کے لئے ہاتھ مارنے کی کوشش کر رہا ہے

(و پ)

انڈین افواج میں برطانوی افسران کی تعداد

نئی دہلی ۲۵ نومبر آج انڈین اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر دفاع نے بتایا کہ اس وقت انڈین آرمی میں سترہ میجر جنرل اور اٹھارہ بریگیڈیئرز ہیں۔ ان میں سے نو میجر جنرل اور سترہ بریگیڈیئرز ہندوستانی ہیں اور انڈین افواج کے برطانوی افسران کی کل تعداد ۱۲۰ ہے۔ (و پ)

روزنامہ الفضل لاہور — خطبہ جمعہ — ۲۱ نومبر ۱۹۴۷ء

اگر خدا تعالیٰ کے انعام کے وعدوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہو

تو

ہمیشہ اپنے جماعتوں کے نمونہ کو اپنے سامنے رکھو اور اس کے مطابق اپنے اندر تغیر پیدا کرو

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ نومبر ۱۹۴۷ء بمقام رتن باغ لاہور

مرتبہ:- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ساڑھے تین سال کی بات ہے کہ میں مئی کے مہینہ میں ٹوبہ ٹیک سنگھ گیا۔ وہاں مجھے الہام ہوا۔ کہ انما انزلت السورۃ الفاتحۃ لتدمیر فتنۃ الدجال (الفضل ۱۶ مئی ۱۹۴۴ء)

سورۂ فاتحہ

دجال کے فتنہ کو بیخ و بن سے اکھیڑ دینے کے لئے نازل کی گئی ہے۔ یہ تو ہر مسلمان پر واضح بات ہے۔ کہ سورۂ فاتحہ اپنے اندر بہت سی خوبیاں رکھتی ہے۔ وہ قرآن شریف کا ایک خلاصہ ہے اور قرآن کریم کا وہ حصہ جو اس کے بعد آتا ہے اس کی تفسیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کو قرآن کریم کے لکھنے والوں نے پہلی سورۃ قرار نہیں دیا۔ بلکہ پہلی سورۃ سورۂ بقرہ کو قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ اس کو پہلی سورۃ قرار دینے سے یہ نتیجہ نکلتا تھا۔ کہ یہ بھی تفصیل قرآن کا حصہ ہے۔ حالانکہ وہ قرآن کا حصہ تو ہے مگر تفصیل قرآن کا حصہ نہیں۔ اس نکتہ کے نہ سمجھنے کی وجہ سے مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہوا ہے۔ اور بعض نے سورۂ فاتحہ کو قرآن کریم سے الگ سمجھا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم سے سورۂ فاتحہ الگ نہیں۔ قرآن نام ہے دو حصوں کا ایک حصہ اجمالی قرآن ہے۔ اور ایک حصہ تفصیل قرآن ہے۔ اجمالی قرآن سورۂ فاتحہ ہے۔ اور تفصیلی قرآن سورۂ بقرہ سے سورۂ والناس تک ہے

دونوں حصے

مجموعی طور پر قرآن کہلاتے ہیں جن لوگوں نے سورۂ بقرہ کو پہلی سورۃ سمجھتے ہوئے سورۂ فاتحہ کو قرآن سے الگ سمجھا ہے۔ وہ غلطی کرتے ہیں۔ درحقیقت ایسے ہی لوگوں کے اعتراضات کو لے کر یورپین مصنف اعتراض کر دیا کرتے ہیں۔ کہ قرآن کریم کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے حالانکہ کوئی اختلاف نہیں۔ قرآن نام ہے سورۂ فاتحہ کی بسم اللہ سے لے کر والناس کی س تک۔ مگر جو کل قرآن ہے اس کا ایک حصہ سورۂ فاتحہ ہے۔ اور ایک حصہ تفصیل ہے۔ جو سورۂ بقرہ سے والناس تک ہے۔ جب خدا نے مجھے فرمایا کہ انما انزلت السورۃ الفاتحۃ لتدمیر فتنۃ الدجال تو اس کے یہ معنے تھے کہ سورۂ فاتحہ اپنی ذات میں اور سورۂ فاتحہ کی جو تفصیل ہے وہ بھی۔ کیونکہ وہ بھی انہی مضامین کی حامل ہے۔ جو سورۂ فاتحہ میں پائے جاتے ہیں۔

فتنۂ دجال

کے انسداد کے سامان اپنے اندر رکھتی ہے۔ گویا درحقیقت اس کے مفہوم میں یہ امر شامل ہے۔ کہ سورۂ فاتحہ سے لے کر قرآن کریم کے آخر تک فتنۂ دجال کے توڑ دینے کے سامان بہم پہنچا لئے گئے ہیں۔

فتنۂ دجال کے معنے کرنے میں بھی بعض لوگ غلطی کرتے ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ

دجال سے مراد

کوئی شخص ہے جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے اور جس کے متعلق وعدہ تھا کہ وہ ایک خاص وقت میں ظاہر ہوگا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک خاص زمانہ میں ظاہر ہونے والی ایک قوم ہے جس کا نام دجال ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ دجال ایک لفظ ہے۔ اور اس کے معنے جسپر بھی چسپاں ہو گئے وہ دجال ہی کہلائے گا۔ مثلاً رنگترہ ایک لفظ ہے۔ ہم اگر اپنے ملازم سے کہیں کہ میرے بستر پر ایک رنگترہ پڑا ہے اسے اٹھا لاؤ اور دوسرے دن ہم ملازم کو کہیں کہ بازار سے رنگترہ خرید لاؤ تو کیا وہ نوکر عقلمند کہلائے گا۔ اگر وہ یہ کہے کہ کل آپ نے میرے سامنے کہا تھا کہ بستر پر سے رنگترہ اٹھا لاؤ۔ آج بازار سے میں کہاں خرید لاؤں۔ ہر شخص جس کے دماغ میں عقل ہو وہ جانتا ہے کہ

بامعنی لفظ

ان تمام چیزوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جن پر اسکے معنے صادق آسکتے ہوں۔ پھر کبھی ایک ہی لفظ سے قریب کی چیز کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اور کبھی بعید کی چیز کی طرف مثلاً کبھی آدمی سے ہم خاص آدمی مراد لیتے ہیں۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں ہوتے۔ کہ باقی آدمیوں کو ہم نے آدمیت کے دائرہ سے خارج کر دیا ہے۔ بلکہ اس وقت اس خاص کلام کے لحاظ سے آدمی سے وہ مخصوص آدمی مراد ہوتا ہے۔ جس کی طرف ہم اشارہ کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر ہم کہیں گے کہ آدمی باہر کھڑا ہے اسے خط دے آؤ۔ تو اس کے معنے یہ ہونگے کہ زید یا بکر باہر کھڑا ہے اسے خط دے آؤ لیکن اگر دوسرے وقت ہم یہ کہیں کہ بے انتہا آدمی اس مجلس میں جمع ہیں۔ تو اس کے یہ معنے نہیں ہونگے کہ کل والا آدمی دروازہ میں کھڑا تھا۔ اسی قسم کے اور ہزاروں آدمی پیدا ہو گئے ہیں۔ ایک جگہ لفظ آدمی ایک خاص آدمی کی طرف اشارہ کر رہا ہوگا۔ اور دوسری جگہ لفظ آدمی ہزاروں آدمیوں کی طرف اشارہ کر رہا ہوگا۔ جب ہم کہتے ہیں کہ رنگترہ چارپائی پر پڑا ہے۔ اسے اٹھا لاؤ۔ تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ

رنگترہ کی جنس میں سے

ایک عدد پھل جو چارپائی پر پڑا ہے اسے اٹھا لاؤ لیکن دوسرے وقت اس لفظ کے استعمال کرنے کے معنے ہوں گے کہ اس جنس کے دوسرے افراد کیونکہ لفظ رنگترہ کے بہت سے افراد ہیں۔ جس طرح آم کے بہت سے افراد ہیں۔ آڑو کے بہت سے افراد ہیں۔ سیب کے بہت سے افراد ہیں۔ امرود کے بہت سے افراد ہیں۔ اسی طرح لفظ عورت کے بہت سے افراد ہیں۔ لفظ بچہ کے بہت سے افراد ہیں۔ عورت بیٹی سے کہتی ہے کہ بچہ رو رہا ہے۔ جاؤ اور اسے گودی میں اٹھاؤ۔ اس وقت اگر وہ گلی میں سے کسی بچہ کو اٹھا لے اور کہے کہ تم نے صرف بچہ کہا تھا۔ اور بچہ سے یہ بچہ بھی مراد ہو سکتا ہے۔ تو وہ بے وقوف ہی ہوگی۔ لیکن دوسرے وقت جب بچے شرارت کر رہے ہوتے ہیں تو عورت کہتی ہے کہ بچے شرارت کر رہے ہیں انہیں منع کرو اس وقت اگر وہ یہ کہے کہ یہ عجیب امر ہے کہ کل ایک بچہ کہا تھا اور آج بچے کہتی ہو۔ تو یہ اس کی اپنی حماقت ہوگی۔ کیونکہ جب اس نے بچہ کہا تھا۔ تو اس کے معنے تھے کہ وہ بچہ جس کو تم جانتے ہو۔ اور جب اس نے بچے کہا۔ تو اس کے معنے یہ تھے۔ کہ

محلہ کے بچے یا دوسرے بچے

جو شرارت کر رہے ہیں۔ پہلے موقعہ پر بچے سے مراد خاص بچہ تھا۔ اور دوسرے وقت اس سے مراد عام بچے تھے۔

دجال کے معنے

ہوتے ہیں ملمع سازی کرنے والا۔ دھوکہ بازی کرنے والا۔ جھوٹ بولنے والا۔ جو قوم بھی ملمع سازی سے کام لیتی ہے۔ دھوکہ بازی کرتی ہے۔ فریب کاری کا ارتکاب کرتی ہے وہ دجال ہے۔ پس لفظ دجال سے جہاں ایک خاص گروہ مراد ہوگا جو پادریوں کا ہے۔ وہاں دجال کے لغوی معنوں کے لحاظ سے

وہ تمام افراد مراد ہوں گے جو دھوکہ بازی کرتے ہیں۔ اور جھوٹ بولتے اور فریب کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جب خدا نے مجھے فرمایا کہ انما انزلت السورۃ الفاتحۃ لتدمیر فتنۃ الدجال تو ضروری نہیں تھا کہ اس سے صرف عیسائیوں کا فتنہ ہی مراد ہو جب قرآن ساری دنیا کے لئے ہے۔ اور سورۃ فاتحہ قرآن کریم کا خلاصہ ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ دنیا کے سارے فتنوں کا علاج سورۃ فاتحہ میں موجود ہے۔ اور اگر دنیا کے سارے فتنوں کا علاج سورۃ فاتحہ میں موجود ہے۔ اور اگر قرآن میں ساری بیماریوں کا علاج موجود ہے۔ کیونکہ وہ تفصیل ہے۔ اور تفصیل میں وہی بات آسکتی ہے۔ جو خلاصہ میں موجود ہو۔ جیسے آم کے درخت میں وہ خصوصیت نہیں آسکتی جو اس کی گٹھلی میں نہ ہو۔ اسی طرح قرآن کریم میں وہ بات نہیں آسکتی۔ جو سورۃ فاتحہ میں نہ ہو۔ اور اگر قرآن سب

روحانی بیماریوں کا علاج

ہے۔ تو ہماری روحانی بیماریوں کا علاج سورۃ فاتحہ میں بھی ہے۔ کیونکہ قرآن تفصیل ہے۔ اور سورۃ فاتحہ اس کا خلاصہ ہے۔ پس جب یہ کہا گیا کہ سورۃ فاتحہ میں دجال کے فتنہ کا رد ہے۔ تو اس کے معنے درحقیقت یہ تھے۔ کہ تمام قسم کی خرابیاں جو قومی دروں تک پہونچ جاتی ہیں۔ اور جن میں جھوٹ اور فریب سے کام لیا جاتا ہے۔ اس کا علاج سورۃ فاتحہ میں موجود ہے۔ کچھ دن ہوئے میں دعا کر رہا تھا کہ متواتر یہ آیات میری زبان پر جاری ہوئیں۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم اور یہ آیات بھی سورۃ فاتحہ کی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس میں اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ موجودہ فتنہ کا علاج ہمارے اپنے ہاتھ میں ہے۔ کسی اور کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

ہماری جماعت

متقاضی ہے اس بات کی۔ کہ وہ ان لوگوں کے راستہ پر چلے۔ جن پر خدا تعالیٰ نے انعام نازل کیا۔ ہماری مصیبتوں کا یہ علاج نہیں کہ ہم افسوس اور حسرت بھرے دل کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ ہماری مصیبتوں کا یہ علاج نہیں کہ ہم رونے لگ جائیں۔ ہماری مصیبتوں کا یہ علاج نہیں کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں۔ اور سستی دکھائیں۔ ہماری مصیبتوں کا یہ علاج نہیں کہ ہم

دنیوی تدابیر

کریں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ دنیوی تدابیر بھی مصائب کو دور کرنے کا ایک ذریعہ ہوتی ہیں۔ اور ایک حد تک دنیوی تدابیر اختیار کرنی لازمی ہوتی ہیں۔ مگر دنیوی تدابیر مصیبتوں کا علاج نہیں ہوتیں۔ جس طرح مکان کی دیواروں پر بیل بوٹے بنائے جاتے ہیں۔ مگر وہ مکان نہیں کہلاتے یہی حال دنیوی تدابیر کا ہوتا ہے۔ یا تم مکان بناتے ہو تو کہتے ہو۔ اس مکان کے دروازے اور کھڑکیاں اور چھتیں دیو دار کی بنائی جائیں۔ یا چیل کی بنائی جائیں یا کیل کی بنائی جائیں یا ٹیک (ساگوان) کی بنائی جائیں۔ حالانکہ ٹیک کا بنا ہوا دروازہ بھی دروازہ ہی کہلاتا ہے۔ چیل کا بنا ہوا دروازہ بھی دروازہ ہی کہلاتا ہے۔ کیل کا بنا ہوا دروازہ بھی دروازہ ہی کہلاتا ہے۔ دیو دار کا بنا ہوا دروازہ بھی دروازہ کہلاتا ہے۔ ٹیک یا چیل یا کیل یا دیو دار کی وجہ سے وہ کوئی نئی چیز نہیں بن جاتی۔ اسی طرح

دنیوی سامان

بھی محض زیبائش ہوتے ہیں۔ اور ان سامانوں کو اختیار کرنا ایسی ہی بات ہوتی ہے۔ جیسے لکڑی کے لئے ہم یہ تجویز کریں کہ کیل آجائے یا دیار یا چیل اور ٹیک وغیرہ آجائے۔ اصل چیز جس سے

دینی سلسلوں کا ارتقاء

وابستہ ہے وہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو کسی الٰہی سلسلہ میں داخل ہوں صراط مستقیم پر چلنے والے ہوں اور صراط مستقیم پر جا رہے ہوں لوگ خدا تعالیٰ کے انعام حاصل کر چکے ہوں۔ ان کے نقش قدم کی اتباع کرنے والے ہوں۔ اگر یہ نیک تغیر ان میں پیدا ہو جائے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا اختیار کریں۔ صراط مستقیم پر ملیں۔ اور پہلے نیک لوگوں کی نقل کریں۔ تو یقیناً ان کے اندر کامیابی کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور جب ان کے اندر کامیابی کے سامان پیدا ہو جائیں۔ تو باہر کی دنیا میں بھی پیدا ہونے لگ جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی سنت یہی ہے۔ کہ انسان کی تبدیلی کا ذریعہ پہلے اس کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر بعد میں بیرونی دنیا میں اس کا ظہور ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے جو پہلے کبھی شائع نہیں ہوا۔ کہ

حق اولاد در اولاد

یعنی اولاد کا حق اس کے اندر موجود ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ اس جگہ اولاد سے صرف جسمانی اولاد مراد ہو۔ بلکہ ہر احمدی جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کیا۔ وہ آپ کی روحانی اولاد میں شامل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تم یہ نہ سمجھو کہ تمہارے لئے کامیابی کے سامان باہر سے پیدا ہونگے۔ بلکہ پہلے یہ سامان خود تمہارے اندر پیدا ہونگے اور ہم نے ان سامانوں کے پیدا ہونے کے تمام ذرائع مہیا کر دیئے ہیں۔ ہم نے اپنی تعلیمیں تمہارے سامنے کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔ جتنا جتنا تم ان تعلیموں کو اپنی عملی زندگی میں شامل کرتے جاؤ گے۔ اتنا ہی تمہارے لئے

بیرونی دنیا میں تغیر

پیدا ہوتا چلا جائے گا۔ گویا تمہارا حق تمہیں بیرونی دنیا سے نہیں ملے گا۔ بلکہ تمہارے اپنے دل کی طاقت سے تمہارا حق تمہیں ملے گا۔ جتنا جتنا تم اپنے دل میں نیک تغیر پیدا کرو گے۔ جتنی جتنی تم اپنے اندر اصلاحات کرو گے۔ تمہیں یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ اسی تغیر اور اسی اصلاح کے مطابق دنیا بدلتی جائے گی۔

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بیرونی دنیا سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں جو بیرونی دنیا سے فیض حاصل نہیں کرتے۔ بلکہ بیرونی دنیا ان کے مطابق تبدیل کی جاتی ہے۔ انبیاء کی جماعتیں ایسی ہی ہوتی ہیں کہ دنیا ان کے مطابق بدلی جاتی ہے۔ وہ دنیا کے مطابق نہیں بدلتے۔ اور اگر دنیا کو بدلنے والی بات ان کے اندر نہ ہو۔ تو وہ

ایک بے کار وجود

ہوتے ہیں۔ اور وہ اتنا بھی فائدہ بخش نہیں ہوتے۔ جتنے وہ لوگ جو دنیا کے مطابق بدلتے ہیں۔ وہ بہرحال دنیا کے اثر کو قبول کرتے چلے جاتے ہیں خواہ وہ اثر اچھا ہو یا برا جیسے ایک کورا موم چیز ہے۔ اسے جو بھی کھائے گا اس کی کڑواہٹ سے متاثر ہوگا۔ لیکن جو چیز وہ سرے پر اثر ڈالنے کے لئے پیدا کی گئی ہو۔ جب تک خود اس میں قوت متاثرہ نہ ہوگی۔ وہ دوسرے پر اثر نہیں ڈال سکے گی۔ مثلاً انسان کے جسم میں بعض تاثیریں ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ اس کے جسم میں گرمی ہوتی ہے۔ اگر اسے ٹھنڈے جسم پر رگڑا جائے تو اس میں بھی گرمی پیدا ہو جاتی ہے لیکن یہ امر ظاہر ہے کہ اگر کسی کے اپنے ہاتھ میں گرمی نہیں ہوگی۔ تو خواہ اسے کتنا بھی کسی دوسری چیز کے پاس رکھا جائے دوسری چیز میں گرمی پیدا نہیں ہوگی۔ پس جو فائدہ کسی چیز کے اندرونی تغیر سے پیدا ہونے والا ہو وہ بہرحال اندرونی تغیر کا محتاج ہوتا ہے۔ جب تک اندر تغیر نہ ہو باہر کوئی اثر ظاہر نہیں ہو سکتا۔

انبیاء کی جماعتیں بھی اسی قسم میں شامل ہیں جو اندرونی تغیرات کی محتاج ہوتی ہیں۔ وہ دنیا سے متاثر نہیں ہوتیں بلکہ دنیا کو متاثر کرتی ہیں۔ جو چیز دنیا سے متاثر ہونے کے لئے پیدا ہوتی ہیں۔ وہ تو بہرحال اسی غرض کے لئے پیدا ہوتی ہیں۔ مگر جو چیزیں متاثر کرنے کے لئے پیدا ہوتی ہیں جب تک خود ان میں قوت موثرہ نہ ہو۔ وہ کبھی کام نہیں آسکتیں۔ پس اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم میں اس لہر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ ہماری جماعت کو ہمیشہ انعمت علیہم کا گروہ اپنے سامنے رکھنا چاہیئے اور ان کے

نقش قدم

پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تم میں سے ہر شخص نے تصویر تو نہیں کھینچی ہوگی۔ لیکن دوسروں کو تصویر کھینچتے تم میں سے اکثر نے دیکھا ہوگا۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ بعض لوگ ہاتھ میں برش لئے اور سامنے کاغذ یا کپڑا لٹکائے بعض دفعہ دریا یا نہر یا پہاڑ ایسے ہی کسی اور نظارہ کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ اس نظارہ کو دیکھتے جاتے ہیں اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کاغذ یا کپڑے پر برش مارتے جاتے ہیں۔ اس طرح رفتہ رفتہ اس نظارہ کی تصویر کھچ جاتی ہے۔ اس مثال سے تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ تصویر کشی کے لئے دوسرے کے سامنے جانا پڑتا۔ اور اس کو اپنی نظروں کے سامنے رکھنا پڑتا ہے۔ اگر اس مثال کا سمجھنا بعض لوگوں کے لئے مشکل ہو۔ تو فوٹو کے کیمرہ کو تو ہر شخص جانتا ہے۔ گاؤں کے لوگ بھی جانتے ہیں کہ کیمرہ کے اندر فلم بھری ہوئی ہوتی ہے شیشہ ہوتا ہے فوٹو کھینچنے والا۔ دوسرے کو سامنے بٹھا کر کیمرہ کا مونہہ کھولتا اور پھر جلدی سے اسے بند کر لیتا ہے۔ اور اس طرح اس کا فوٹو آجاتا ہے۔ تم میں سے اکثر نے اس طرح اپنے فوٹو کچھ اتروائے ہونگے بلکہ آجکل شاذ ہی کوئی شخص ایسا ہو۔ جس نے کبھی نہ کبھی فوٹو نہ کھچوایا ہو۔ اور جسے پتہ نہ ہو کہ فوٹو کھینچنے کا کیا طریق ہوتا ہے

مصور کا طریق

یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اس شخص کو اپنے سامنے بٹھا لیتا ہے۔ جس کی تصویر کھینچنا اس کا مقصد ہوتا ہے پھر اس کی طرف غور سے دیکھتا ہے۔ ناک بناتا ہے۔ تو اس کے ناک کو دیکھے گا۔ اور پھر کاغذ پر برش مارے گا۔ چہرہ بناتا ہے تو چہرہ دیکھ دیکھ کر برش مارتا جائے گا۔ جہاں نشیب دیکھتا ہے وہاں اسی طرح کا نشیب بنا دیتا ہے۔ جہاں ابھار دیکھتا وہاں اسی قسم کا ابھار پیدا کر دیتا ہے۔ غرض وہ اس چیز کو اپنے سامنے رکھتا ہے جس کی تصویر کھینچنا چاہتا ہے اور فوٹو گرافر اگر کوئی فوٹو کھینچنا چاہتا ہے تو اسے بھی دوسرے کو کیمرہ کے سامنے کھڑا کرنا پڑتا ہے اگر وہ سامنے کھڑا ہوگا۔ تو اس کا فوٹو آجائے گا۔ اور اگر سامنے کھڑا نہیں ہوگا۔ تو اس کا فوٹو نہیں آئیگا اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم میں بھی مومن کو مصور قرار دیا گیا ہے۔ اور پھلوں کو مصور شبیہا گیا ہے۔ مومن اپنے دل پر تصویر کھینچتا ہے مگر کن لوگوں کی؟ ان لوگوں کی جو پہلے گذر چکے ہیں۔ اور جو خدا تعالیٰ کے انعامات کے وارث بن چکے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ دعا کرتا اور روزانہ

اللہ تعالیٰ سے التجا

کرتا ہے۔ کہ اے خدا مجھے سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تُو نے انعام کیا یہ امر ظاہر ہے کہ اس جگہ رستہ سے مراد کوئی ظاہری سڑک نہیں جس پر لوگ چل چکے ہوں بلکہ رستہ سے مراد پہلے لوگوں کا دین اور ان کا طور طریق ہے۔ یعنی اے خدا ہمیں ایسا دین عطا کر جیسے لاہور سے امرتسر یا لاہور سے گوجرانوالہ سڑک جاتی ہے اور لوگ اس پر سفر کرتے ہیں۔ اس طرح کی کوئی سڑک اس آیت میں بھی مراد لی گئی ہے بلکہ اس جگہ رستہ سے مراد پہلے بزرگوں کا طور و طریق اور ان کا دین مراد ہے۔ اور مومن کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ روزانہ یہ دعا کیا کرے کہ اے خدا مجھے سیدھا طور و طریق بتا۔ ان لوگوں کا طور و طریق جو تیرے

منعم علیہم گروہ

میں داخل ہو چکے ہیں۔ گویا مومن اپنے دل پر پہلے لوگوں کی تصویر کھینچتا ہے۔ مگر یہ تصویر اسی وقت کھینچ سکتا ہے جبکہ وہ لوگ ہر وقت اس کی آنکھوں کے سامنے رہیں جب تک یہ اُن لوگوں کی اپنے سامنے رکھیگا اُن کی تصویر اپنے دل پر کھینچنے میں کامیاب ہو گا اور جب یہ اُن کو اپنے سامنے نہیں رکھیگا ان کی تصویر کھینچنے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا پس اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم میں بتایا گیا ہے کہ وہ لوگ جن کا انجام بخیر ہو گیا جو آخر تک صداقت پر قائم رہے جنہوں نے مرتے دم تک

خدا تعالیٰ کا دامن

نہ چھوڑا۔ اور جن کا نیک اور پاک ہونا لوگوں کے مرنے تک پہنچ گیا۔ اُن کے نقش قدم پر چلنے اور اُن کی تصویر اپنے دل پر کھینچنے کی تمہیں پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ زندگی میں تو انسان کے متعلق ہر وقت خطرہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس کا قدم ڈگمگا جائے اور وہ سیدھے راستہ سے منحرف ہو جائے۔ آج تک ہے۔ تو کامل مرتد ہو جائے۔ مگر جو فوت ہو گیا۔ اور ایمان کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے جا ملا۔ وہ

دوسروں کے لئے ایک نمونہ

بن گیا۔ اور اس کی اتباع یقیناً اللہ تعالیٰ کی نجات اور اس کی آخری بہبودی کے لئے ضروری ہو گئی۔ پس اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم میں ہمیں اسی امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ جب تم کسی نیک جماعت میں داخل ہو تو تم ہمیشہ

یہ دعا کیا کرو

کہ وہ نیک اور پاک لوگ جو پہلے گذر چکے ہیں۔ اور فوت ہو چکے ہیں جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ مرتد نہیں ہوئے۔ اور اپنی کا انجام بخیر ہو گیا۔ یہیں اُن کے نقش قدم پر چلنے کی کامل توفیق عطا فرما تا ہمارے اندر بھی نیکی اور تقویٰ پیدا ہو۔ اور ہم بھی تیرے قرب سے متمتع ہوں۔ مگر مغضوب علیہم اور ضالین نہ بنائیو۔

یعنی وہ لوگ جو گمراہ ہو گئے یا مرتد ہو کر مرے گمراہ کس وقت انہوں نے تیرا قرب کھویا جس وقت حاصل کیا تھا اسے۔ ان جیسا بننے سے ہمیں محفوظ رکھیو۔ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک وقت انسان ولی اللہ ہو۔ اور دوسرے وقت ارتداد کے گڑھے میں گر جائے پس

ہلم باعور کا واقعہ

لوگوں کو معلوم نہیں۔ توراۃ میں لکھا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مصر سے چلے اور فلسطین کی طرف گئے۔ تو راستہ میں ایک بادشاہ آتی تھی حضرت موسیٰ اور آپ کی قوم نے اس کا مقابلہ کیا۔ اور حضرت موسیٰ اللہ غالب آ گئے۔ اس قوم نے اپنے بادشاہ سے کہا کہ بلعم اللہ تعالیٰ کا نہایت پیارا اور صاحب الہام انسان ہے آپ اس سے دعا کرائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو موسیٰ کے مقابلہ میں فتح بخشے۔ بلعم کے ساتھ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ اور وہ لوگوں سے بھی کہا کرتا تھا۔ کہ مجھ سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ تمہاری دعائیں قبول کی جائیں گی۔ بادشاہ نے بلعم سے درخواست کی۔ اور انہوں نے

حضرت موسیٰ کے مقابلہ میں

اس بادشاہ کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ دعا کر ہی رہے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں الہام ہوا کہ اس بادشاہ کے مقابلہ میں ہار ہی ہے یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ہم تمہاری دعا قبول کر کے اُسے تباہ کر دیں۔ بلعم خاموش ہو گیا۔ اور اس نے بادشاہ سے کہہ دیا کہ میں اب دعا نہیں کر سکتا۔ مجھے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہار پڑتی ہے۔ اس نے بہت اصرار کیا مگر وہ نہ مانا آخر اس نے اس بادشاہ کو ترکیب بتلائی۔ کہ بلعم پر اس کی بیوی کا بہت اثر ہے اسے کچھ روپیہ بھجوا دیا جائے۔ تو اس کے کہنے پر ممکن ہے۔ بلعم پھر دعا کے لئے تیار ہو جائے جس طرح آج کل لوگ مخبر لڑکیوں کی بولیوں کو مخالف بھجوا دیتے ہیں۔ اور وہ نہ روکے کر اپنے خاوندوں کو اُن کے حق میں فیصلہ کرنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔ اسی طرح بادشاہ کو یہ ترکیب بتلائی گئی۔ چونکہ بالعموم خدا تعالیٰ کے بندے دنیا کمانے میں کم حصہ لیتے ہیں۔ اور اُن کی مالی حالت کمزور ہوتی ہے۔ اس قسم کی حالت بلعم کی بھی تھی جب بادشاہ نے اس کی بیوی کو بہت کچھ روپیہ بھجوا دیا۔ تو اس نے اپنے خاوند سے کہا کہ ہم کتنی مصیبت برداشت کر رہے تھے۔ اور کس طرح ہم پر فاقے آتے تھے۔ جب بادشاہ نے سارے ساتھ اتنا حسن سلوک کیا ہے۔ تم ایک دفعہ میری خاطر موسیٰ کے مقابلہ میں دعا کر دو۔ دعا کا تمہارے ساتھ وعدہ ہے کہ وہ تمہاری دعا کو قبول کرے گا۔ تمہاری دعا سے اگر موسیٰ مر گیا تو بہتر ورنہ اس گناہ کے متعلق توبہ میں تو بہ کر لینا۔ وہ بیوی کے کہنے پر ایک پہاڑ کی چوٹی پر گئے جہاں سے موسیٰ اور ان کی فوج نظر آتی تھی۔ اور دعا میں مشغول ہو گئے جب دعا کے لئے انہوں نے ہاتھ اٹھائے۔ تو یک دم ان پر

کشفی حالت

طاری ہوئی۔ اور انہیں معلوم ہوا۔ کہ ان کے سینہ میں سے ایک کبوتر نکلا۔ اور ہوا میں پرواز کر گیا ہے۔ اس کے بعد انہیں الہام ہوا۔ اے بلعم تیرے ساتھ بارہا وعدہ دعاؤں کی قبولیت کا تیرے ایمان کی وجہ سے تھا جب تو ہمارے ایک برگزیدہ نبی کے مقابلہ میں کھڑا ہو گیا تو ہماری نگاہ میں تیرا ایمان بالکل ذلیل ہو گیا۔ چنانچہ یہ کبوتر جو تیرے سینہ میں سے نکل کر ہوا میں اڑ گیا ہے یہ تیرا ایمان تھا۔ جو ہمارے پاس آ گیا ہے اور بلعم بے ایمان کی دعا قبول کرنے کا ہم نے وعدہ نہیں کیا تھا۔ تو دیکھو ایک انسان خواہ کتنا بھی برگزیدہ ہو اگر اس کا انجام خراب ہو جائے۔ تو اس کی نقل کر کے ہم نے کیا کرنا ہے پس

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین گو الہام میں غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے الفاظ نہیں مگر بہرحال یہ الفاظ پہلی آیت کے ساتھ ہی ہیں۔ اور اس طرح ہمیں اس امر کی طرف متوجہ دلائی گئی ہے۔ کہ جو لوگ ایسی حالت میں مر گئے۔ کہ وہ انعمت علیہم میں شامل تھے۔ وہ بہرحال مغضوب تھے یا ضال اور ان کی اتباع انسان کو ذلیل کرنے والی ہے پس مومن کو ہمیشہ اپنے سے پہلے لوگوں کے طریق عمل کو دیکھنا چاہیئے۔ اور غور کرنا چاہیئے کہ وہ ہمارے لئے کیا نمونہ چھوڑ رہے ہیں ایک انسان پر مصیبت آتی ہے۔ وہ ہر وقت رو تا پھرتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ مرے میں تباہ ہو گیا۔ مرے میں برباد ہو گیا۔ اُسے سوچنا اور

غور کرنا چاہیئے

کیا موسیٰ پر مصیبت نہیں آئی۔ کیا عیسیٰ پر مصیبت نہیں آئی کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مصیبت نہیں آئی۔ پھر وہ ان کو کیوں نبی مانتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک ملک کا وعدہ دیا گیا۔ مگر وہ اس ملک سے باہر ہی وفات پا گئے کیا موسیٰ نعوذ باللہ جھوٹے تھے۔ کہ وہ بغیر اس ملک میں داخل ہونے کے وفات پا گئے۔ اور ان کی قوم

جنگلوں میں بھٹکتی پھری

کیا حضرت عیسیٰ نعوذ باللہ جھوٹے تھے۔ جن پر شدید مصائب آئے کیا رام چندر جھوٹے تھے جن کو بارہ برس کا بن باس ملا اور دشمن ان کی بیوی تک چھین کر لے گیا۔ کیا زرتشت جھوٹے تھے جنہیں ایک لمبی لڑائی لڑنی پڑی اور جس میں انہیں کئی بار شکستیں ہوئیں۔ کیا حضرت نوح جھوٹے تھے جن کو اپنا وطن چھوڑنا پڑا۔ وہ وطن جس میں ان کے باپ دادا کی قبریں تھیں حضرت آدم کی قبر بھی وہیں تھی اور ان کی نشانیاں بھی اسی جگہ تھیں۔ مگر انہیں وطن چھوڑنا پڑا کیا اس مصیبت کی وجہ سے کوئی شخص انہیں جھوٹا کہنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ غرض انعمت علیہم کے گروہ کی طرف جب انسان نظر دوڑائے گا۔ اُسے کئی چیزیں جو اس کے لئے ٹھوکر کا موجب

ٹھوکر کا موجب

بن جاتی ہیں۔ ایسی نظر آئیں گی جو اُن میں بھی پائی جائیں گی۔ اور جب وہ دیکھے گا۔ کہ باوجود ان مشکلات کے انبیاء اور ان کی جماعتوں نے ایمان کا دامن نہ چھوڑا۔ اور وہ کامیابی حاصل کر کے رہے تو اس کی ہمت بھی بڑھے گی۔ اور وہ

مشکلات پر غالب

آنے کی کوشش کرے گا پس اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ تم گذشتہ انبیاء اور ان کی جماعتوں کے نمونہ کو اپنے سامنے رکھو۔ اور ہر وقت اُن کے واقعات کو دیکھتے رہو۔ تم پر اگر مصائب آتے ہیں۔ تو تم دیکھو کہ کیا ایسی ہی مصیبتیں اُن پر نہیں آئیں۔ پھر انہوں نے کیا ثبات قدم دکھایا اور کس طرح اللہ تعالیٰ سے اپنی وفاداری کا ثبوت دیا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

احد کی جنگ

میں زخمی ہو کر ایک گڑھے میں جا پڑے۔ اور صحابہ نے سمجھا کہ آپ مارے گئے ہیں۔ تو اس وقت صحابہ کی کیا حالت ہو گی یہ الگ بات ہے۔ کہ آپ مارے نہیں گئے۔ سوال یہ ہے۔ کہ صحابہ نے کیا سمجھا تھا۔ صحابہ یہی سمجھتے تھے۔ کہ آپ شہید ہو چکے ہیں۔ پھر غور کرو اور سوچو کہ جب صحابہ نے احد کی جنگ میں یہ دیکھا۔ کہ اسلامی لشکر تتر بتر ہو چکا ہے جب صحابہ سمجھتے تھے۔ کہ ہماری عورتیں اور بچے اب صرف آٹھ میل کے فاصلہ پر رہ گئے ہیں۔ اور درمیان میں کوئی لشکر نہیں جو دشمن کے حملہ کو روک سکے جب صحابہ کے سامنے تین ہزار کا نہایت زبردست اور تجربہ کار لشکر کھڑا تھا۔ جس نے تمام اسلامی لشکر کو تتر بتر کر دیا تھا۔ اس وقت صحابہ نے کیا سمجھا تھا۔ اس وقت اُمید کا ایک فیصدی پہلو بھی تو ان کے سامنے نہیں تھا۔ امید انسان کرتا ہے جبتک پرکھ اس وقت مسلمانوں کا کوئی جتھہ نہیں تھا۔ تمام لشکر تتر بتر ہو چکا تھا۔ امید انسان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کسی نبی یا اس کے کسی برگزیدہ انسان کی موجودگی پر اور وہ کہتا ہے۔ کہ یہ انسان دعا کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ مصائب کو دور فرما دے گا۔ مگر وہ شخص ان کے درمیان شہید ہو چکا تھا۔ اور

اُس کا مقدس جسم

لاشوں کے نیچے پڑا تھا۔ پھر انسان سمجھتا ہے۔ کہ ابھی ہماری اور فوجیں تیار کھڑی ہیں۔ اگر ایک فوج کو شکست بھی ہوتی ہے۔ تو کیا ہوا۔ مگر احد اور مدینہ کے درمیان کوئی اسلامی فوج نہیں تھی۔ اور تمام راستہ خالی پڑا تھا انسان سمجھتا ہے کہ اس کے لشکر کے ملنے محفوظ ہیں۔ مدینہ میں کوئی تغیر نہ تھا۔ اور مسلمان عورتوں اور بچوں کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں تھا۔ پھر کونسی چیز تھی جس نے ان کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان پر قائم

رکھا۔ وہ کون سی بات تھی جس کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ افان مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ آپ قتل نہیں ہوں گے مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ہمارا یہ رسول فوت ہو جائے یا قتل کر دیا جائے۔ تو کیا تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤ گے خدا تعالیٰ نے یہ بات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد نہیں کہی۔ بلکہ آپ کی زندگی اور آپ کی موجودگی میں کہی۔ کیونکہ نبی کی سچائی کا اس کی زندگی میں ہی ثبوت مل جاتا ہے۔ اگر موت کے بعد اس کی سچائی کا ثبوت ملے تو زندگی میں اس پر ایمان لانے کا کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ اور جب کسی نبی کی سچائی معلوم ہو گئی۔ تو پھر اس کی موت یا اس کی قتل کسی مومن کو ڈگمگا ہی کس طرح سکتا ہے جو چیز ایک دفعہ پرکھ لی گئی۔ جس کے خالص اور

بے عیب ہونے کا مشاہدہ

کر لیا گیا۔ جس کے جیتے ہوئے کا ثبوت مہیا ہو گیا۔ اسے انسان بہرحال خالص اور بے عیب اور صحیح ہی قرار دے گا۔ خواہ وہ زندہ ہو یا شہید و بند کی مشکلات میں ہو۔ تو ہم روپیہ کو چاندی کی وجہ سے مانگا کرتے ہیں یا اس لئے کہ اسے چور جرا نہیں سکتا۔ اگر اسے چور جرا کر لے گیا تو کیا۔ تب بھی روپیہ روپیہ ہی رہے گا۔ ڈاکو اسے چھین کر لے جائے گا تب بھی اس کے روپیہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو گا ہم ایک آم کے درخت کو اس لئے درخت مانتے ہیں۔ کہ کوئی اسے کاٹ نہیں سکتا۔ یا اس لئے ہم اسے آم کہتے ہیں۔ کہ ہم نے اس کا پھل کھایا ہے اور اس کا مزہ اٹھایا جب ہم نے اس کا پھل چکھ لیا اور ہم نے

یقین کی آنکھ

سے دیکھ لیا۔ کہ وہ آم کا درخت ہے۔ تو اس کے بعد خواہ لوگ اسے باویں کاٹ دیں۔ بتاہ کر دیں۔ ہم یہی کہیں گے۔ کہ وہ آم تھا۔ کیونکہ ہم نے خود اس کا پھل کھایا ہے۔ تو اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ تم پہلے نبیوں اور ان کی جماعتوں کے طریق اپنے سامنے رکھو۔ جن حالات اور مشکلات میں وہ ثابت قدم رہے ہیں اگر انہیں حالات اور مشکلات میں تم بھی ثابت قدم رہے تو نہیں اللہ تعالیٰ کا انعام مل جائیگا اور اگر تم یہ چاہو۔ کہ ان جیسی مشکلات تم پر نہ آئیں تو یہ ایک تھوتھا طریق ہو گا۔ اور ایسا ہی ہو گا۔ جیسے لاہور کے متعلق

لطیفہ مشہور ہے

کہ ایک ہندو پنڈت خدمت گزاری کے عوض میں دریائے راوی پر نہانے کے لئے گیا مگر جری سے گھبرا کر رہ گیا تب سامنے سے اسے ایک اور پنڈت آتا دکھائی دیا چلو اس پنڈت علی الصبح دریا پر نہانا ضروری سمجھتے تھے۔ جب اس نے سامنے سے ایک اور پنڈت کو آتے دیکھا۔ تو پوچھا کہ کیا تم نہا آئے ہو اس نے کہا ہاں نہا آیا ہوں کس طرح؟ آج تو بڑی سردی ہے اس پنڈت نے جواب دیا۔ کہ میں بھی سخت ڈر رہا تھا۔ کہ آج زیادہ سردی ہے غسل کس طرح کروں گا۔ آخر ایک تجویز میرے ذہن میں آئی میں نے کنکر اٹھایا۔ اور اسے دریا میں یہ کہتے ہوئے پھینکا۔ کہ تو رام شنان سو مورو رام شنان یعنی جل بھی کنکر مت۔ انہانا ہو گیا۔ یہ ایمان بھی کوئی ایمان ہے۔ ہمارا خدا سے صرف اسوقت تک تعلق ہے جب تک وہ ہمیں لیٹے لیٹے حلوہ کھلاتا رہے جہاں اس نے دقت دی۔ ہمارا ایمان ختم ہو جائے۔ ایسے ایمان کی کیا قیمت ہو سکتی ہے؟ کیا موسیٰ نے ایسا ہی ایمان دکھایا تھا کیا عیسیٰ نے ایسا ہی ایمان دکھایا تھا کیا نوح نے ایسا ہی ایمان دکھایا تھا جب خدا نے نوح سے یہ کہا۔ کہ کشتی بنا اور یہاں سے نکل۔ تو اس نوح کا کوئی گھر تھا یا نہیں۔ اور اس گھر سے انہیں محبت تھی یا نہیں۔ سوائے اس کے کوئی قوم بستی یا نہیں۔ اور اس قوم سے انہیں محبت تھی یا نہیں۔ نوح کا کوئی شہر تھا یا نہیں اور اس شہر سے انہیں محبت تھی یا نہیں۔ آخر اسی شہر میں ایسا عالیشان اور سیدہ الشان تھا۔ کہ قرات میں اس کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ خدا کے ساتھ چلتا تھا۔ ایسے باپ دادا کی قبریں وہاں تھیں۔ مگر خدا نے انہیں یہی حکم دیا۔ کہ اس شہر سے باہر نکل جب خدا نے انہیں کہا کہ

اے نوحؑ

کشتی بنا۔ اور یہاں سے نکل تو کیا اس وقت نوح نے یہ کہا تھا کہ آپ اپنی نبوت اپنے گھر رکھیں میں قوم چھوڑ کر جانے کے لئے تیار نہیں۔ نوح نے یہ نہیں کہا۔ بلکہ وہ کشتی بنا کر چل پڑا اور اس نے اپنے وطن کو ترک کر دیا جب موسیٰ کو خدا نے یہ کہا کہ تو مصر سے نکل۔ تو کیا موسیٰ اس وقت نادان تھا اور اس نے یہ کہا۔ کہ میں تو مصر چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ تم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ فلسطین میں موسیٰ کے باپ دادا رہتے تھے۔ اور وہ اس کا وطن ہی تھا۔ کیونکہ اوّل تو ان کے اصل باپ دادا فلسطین کے نہیں۔ بلکہ عراق کے رہنے والے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فلسطین کا وعدہ دیا گیا تھا۔ مگر آپ فلسطین کے باشندے نہیں تھے۔ بلکہ آپ اور کے رہنے والے تھے جو عراق میں ہے جہاں عراق کے دونوں دریا چلتے ہیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام پر سختی کی گئی تو آپ کو آگ میں ڈالا گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ سے کہا۔ کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔ اور وہ فلسطین چلے گئے جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا۔ کہ یہ ملک آخر تمہاری اولاد کو دیا جائے گا مگر اولاد کے لئے بہرحال یہ ایک نیا ملک تھا جو ان کے پرانے باپ دادا اسی ملک میں کیوں نہ رہ چکے ہوں محض جب کہ باپ دادا کے رہنے کی وجہ سے کسی

ملک سے محبت

نہیں ہو سکتی اسی مجلس میں بیسیوں سید ہوں گے بیسیوں پٹھان اور قریشی اور ایرانی النسل ہونگے ایرانی النسل لوگوں کے باپ دادا ایران میں تھے پٹھانوں کے افغانستان میں تھے مغلوں کے باپ دادا سمرقند و بخارا میں تھے۔ اب کیا مغلوں اور سیدوں کو پکڑ پکڑ کر سمرقند و بخارا اور عرب میں جا کر چھوڑ دیا جائے۔ تو وہ اس کو اپنے لئے انعام سمجھیں گے۔ یا سزا سمجھیں گے۔ میں تو سمجھتا ہوں۔ اگر کسی کو پاکستان سے زبردستی عراق شام اور فلسطین میں بھجوا دیا جائے۔ اس لئے کہ اس کے باپ دادا فلسطین کے رہنے والے تھے یا عراق اور شام کے رہنے والے تھے۔ تو اس کے بیوی بچے روتے ہوئے جائیں گے۔ یہ نہیں سمجھیں گے کہ ہم پر یہ انعام کیا گیا ہے۔ کہ ہمیں اپنے باپ دادا کے ملک میں بھجوایا گیا ہے۔ وطن وہی ہوتا ہے جہاں انسان رہ رہا ہو۔ اگر ضلع ٹوبہ اور سیالکوٹ اور جالندھر کے پٹھانوں کو بھی افغانستان بھجوا دیا جائے تو وہ کیا سمجھیں گے۔ افغانستان کے لوگ سمجھتے ہیں کہ ہندی آ گئے ہیں۔ ان کی جوتیاں لو۔ اور یہاں کے رہنے والے ہمیں لوگوں کو غیر سمجھیں گے۔ یا ہم مغلوں کو اگر کوئی ہندوستان سے نکال کر سمرقند و بخارا لے جائے تو ہمارا کیا حال ہو۔ نہ ہم ان کی بولی سمجھیں گے نہ وہ ہماری بولی سمجھیں گے۔ اور پھر بھی باپ دادا کے رہنے کی وجہ سے سمرقند و بخارا کو اپنا وطن نہیں سمجھیں گے ہم یہی کہیں گے۔ کہ ہمارا وطن ہندوستان ہے کیونکہ ہم نے ہندوستان میں ہی آنکھیں کھولیں اور ہندوستان میں ہی اپنی عمر گذاری اسی طرح موسیٰ کا وطن فلسطین نہیں تھا موسیٰ کا وطن مصر تھا موسیٰ وہیں پلا اور جوان ہوا اگر آخر فرعون کے مظالم سے تنگ آ کر اسے وہاں سے نکلنا پڑا لیکن

سوال یہ ہے

کہ کیا موسیٰ کو جب خدا نے یہ کہا تھا۔ کہ اپنی قوم کو لیکر مصر سے نکل۔ اس وقت موسیٰ نے یہ کہا تھا۔ کہ آپ اپنی نبوت اپنے گھر میں رکھیں مجھے اگر کچھ دینا ہے۔ تو وطن میں ہمارے دین فلسطین نہ بھجوائیں موسیٰ نے یہ نہیں کہا۔ کہ جب خدا نے کہا۔ کہ اے موسیٰ اپنا وطن تو چھوڑ تو موسیٰ نے کہا حضور میں تیار ہوں۔ اور جب خدا نے کہا۔ اے موسیٰ تجھے اپنا وطن آئندہ فلسطین کو سمجھنا پڑے گا۔ تو موسیٰ نے کہا خدایا میں تیار ہوں میں فلسطین کو ہی اپنا وطن سمجھوں گا۔ تو اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم میں بتایا گیا ہے۔ کہ تم خدا تعالیٰ سے سیدھے راستہ پر چلنے کی

دعا کیسا کرو

اور کہا کرو۔ کہ خدایا ہمیں وہی کام کرنے کی توفیق دے جو پہلے نیک اور پاک لوگوں نے کئے۔ اگر ہم ان تکالیف کو برداشت کرتے ہیں جو پہلے لوگوں نے برداشت کیں۔ تو ہم مومن ہیں۔ اگر ہم وہی قربانیاں کرتے ہیں جو پہلے لوگوں نے کیں۔ تو ہم مومن ہیں۔ اگر ہم نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل پر اسی طرح عمل کرتے ہیں جس طرح پہلے لوگوں نے عمل کیا۔ تو ہم مومن ہیں۔ اور اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو ہمارا دعویٰ ایمان بالکل بے حقیقت چیز ہے جس طرح مصور بار بار اس نظارہ کو دیکھتا ہے۔ جس کی وہ تصویر کھینچنا چاہتا ہے۔ اور برش سے کاغذ یا کپڑے پر نشان ڈالتا جاتا ہے اسی طرح اگر تم بار بار پہلے لوگوں کو دیکھو گے نہیں۔ تو ان کی تصویر اپنے دل پر کس طرح کھینچ سکو گے جب تک تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے کارناموں کو بار بار اپنے سامنے نہیں لاتے۔ اس وقت تک تم کس طرح ان کی تصویر اپنے دل پر کھینچ سکتے ہو یہ

غلط طریق ہے

مشکلات کے آلے پر انبیاء سابقین کا ذکر کر کے یہ کہا جائے۔ کہ دیکھو خدا نے ان سے کیا کیا۔ اور انہیں کیسی کیسی عجیب بخششیں۔ سوال یہ نہیں۔ کہ خدا نے کیا کیا۔ سوال یہ ہے۔ خدا نے کہ کیا تم یہ تو دیکھتے ہو۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنوں کو مارا۔ مگر تم یہ نہیں دیکھتے کہ کتنے عرصہ کے بعد مارا۔ اور کتنی تکالیف کے بعد ان پر غلبہ حاصل کیا۔ تم یہ تو دیکھتے ہو کہ موسیٰؑ فلسطین پر قابض ہو گئے مگر تم یہ نہیں دیکھتے کہ کب قابض ہوئے۔ تم یہ تو دیکھتے ہو کہ فرعون کی قوم غرق ہو گئی مگر تم یہ نہیں دیکھتے کہ کب غرق ہوئی۔ تم یہ تو دیکھتے ہو کہ نوحؑ غالب آیا۔ مگر تم یہ نہیں دیکھتے کہ کب غالب آیا۔ نوحؑ گھر سے بے گھر ہو گیا۔ وطن سے بے وطن ہو گیا۔ اپنے باپ دادا کی قبروں کو بھی وہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا۔ اور پھر کہیں ایک عرصہ بعد اسے غلبہ حاصل ہوا۔ ان مثالوں کو اپنے سامنے رکھ کر اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم پر غور کرو اور اپنی کمیابی کے لئے کسی قسم کی شرمانہ لگاؤ۔ بلکہ جس طرح پہلوں نے

مصائب پر صبر سے

کام لیا اسی طرح تم بھی مصائب پر صبر سے کام لو اور جس طرح پہلوں نے نیکیوں میں حصہ لیا۔ اسی طرح تم بھی نیکیوں میں حصہ لو۔ بغیر اس کے غیر وہ انعام مل ہی نہیں سکتا۔ جو صراط الذین انعمت علیہم میں بتایا گیا ہے۔ کہ تم خدا تعالیٰ سے سیدھے راستہ پر چلنے کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ہوشمند سکھ لیڈروں کا فرض ہے کہ وہ سکھوں کو موجودہ بدمستی اور پاگل پن سے روکیں"

مسلمانوں کو صحیح اسلامی رنگ میں رنگین کرنے کے لئے ایک نئی انجمن کا قیام

لاہور ۲۵ نومبر گذشتہ اتوار کے روز چودھری محمد حسن صاحب لیڈر مسلم لیگ اسمبلی پارٹی مشرقی پنجاب نے انجمن عباد الرحمٰن کے افتتاحی جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر انجمن کا مقصد جیسا کہ اغراض و مقاصد سے ظاہر ہے۔ مسلمانوں کو صحیح اسلامی رنگ میں رنگین کرنا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ انجمن ضرور کامیاب ہوگی۔ اور اس کی وجہ سے اتحاد و اتفاق کی جو بنیاد پڑے گی۔ وہ پاکستان کی طاقت اور عظمت کو بڑھانے والی ہوگی۔

جلسے کی کارروائی ختم ہونے کے بعد لوگوں نے باشتیاق اپنے آپ کو اس نئی انجمن کی رکنیت کے لئے پیش کیا۔ (نامہ نگار)۔

پنجاب اسمبلی کا سہ ماہی اجلاس

لاہور ۲۵ نومبر مخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مغربی پنجاب کی اسمبلی کا سہ ماہی اجلاس جنوری ۱۹۴۸ء کے پہلے ہفتہ میں ہونا قرار پایا ہے۔ (پ)

حکومت پاکستان کے ساتھ حلف وفاداری

پشاور ۲۴ نومبر ایسوسی ایٹڈ پریس کی ایک خاص اطلاع منظر ہے۔ کہ ڈیرہ اسماعیل خاں کے شہزادہ فضل داد اور جمیعۃ العلماء کے دوسرے لیڈروں نے جو کانگرس کے حامی تھے۔ کانگرس سے علیحدگی اختیار کر کے پاکستان کے ساتھ وفاداری کا حلف اٹھا لیا ہے۔

یاد رہے کہ سردار اسد جان خاں جو کہ فرنٹیئر اسمبلی کے گذشتہ انتخابات میں جمیعۃ العلماء کے ٹکٹ پر کامیاب ہوئے تھے۔ کانگرس سے علیحدگی کا اعلان کر چکے ہیں۔ انہوں نے فرنٹیئر سپیکر کو کہا ہے۔ کہ وہ اسمبلی میں کانگرس بلاک سے باہر ان کے لئے سیٹ تجویز کریں۔

کنڈی تعبیلہ کے کئی دوسرے ممبر بھی کانگرس سے علیحدگی اختیار کر کے پاکستان کے ساتھ وفاداری کا حلف اٹھا چکے ہیں (پ)

ضلع مظفر نگر کی مسلم لیگ توڑ دی گئی

مظفر نگر ۲۵ نومبر ضلع مظفر نگر کی مسلم لیگ کونسل نے حال ہی میں ایک قرارداد پاس کی ہے۔ جس میں مسلم لیگ کی تنظیم کو توڑنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ قرارداد میں مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ ہندوستان کی کسی ایسی تنظیم میں شامل ہو جائیں۔ جس کی تشکیل مذہبی بنیاد پر نہ کی گئی ہو (پ)

پریوی کونسل کے فیصلے کی آڑ میں کرپان کو ناجائز طور پر استعمال کیا جا رہا ہے

گاندھی جی کی طرف سے سکھوں کی حرکات کی مذمت

نئی دہلی ۲۵ نومبر گاندھی جی نے کل شام اپنی پرارتھنا کی تقریر میں دہلی کے تازہ فسادات کا ذکر کیا اور قتل و غارت کرنے والے لوگوں کی سخت مذمت کی۔ آپ نے کہا۔ تازہ فسادات میں نئے طریق اختیار کئے گئے ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ سکھ مسلح ہو کر اور بعض ہم خیال ہندوؤں کو ساتھ لیکر مسلمانوں کے گھروں میں گھس جاتے ہیں۔ اور انہیں مکانات چھوڑ دینے پر مجبور کرتے ہیں۔ یہ حرکات یقیناً بربریت اور وحشیانہ پن کی بدترین مثالیں ہیں۔

آپ نے سنجیدہ اور ہوشمند سکھ لیڈروں سے اپیل کی۔ کہ وہ سکھوں کو اس بدمستی اور پاگل پن سے روکیں۔ اور انہیں اپنی وہ تلواریں میان میں رکھنے پر مجبور کریں۔ جنہیں پریوی کونسل کے کسی گذشتہ فیصلے کی آڑ میں کرپان کی جگہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ ایک بے اصولی ہے کہ مذہبی تعلیم کو پیش کر کے شرارتوں کے ہاتھ میں تلواریں دے دی جائیں۔ اور انہیں اسے آزادانہ استعمال کرنے کی اجازت دے دی جائے۔ میں نے سکھ مذہب اور اس کی تعلیم کو غور سے مطالعہ کیا ہے۔ مجھے نوگرنتھ صاحب میں کوئی ایسی تعلیم نہیں ملی۔ جسے سکھوں کے موجودہ افعال سے مطابقت دی جا سکے۔ یہ افعال یقیناً اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارنے کے مترادف ہیں گاندھی جی نے ہندوؤں اور سکھوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا۔ شجاعت اور بہادری کو اپنا وطیرہ بناؤ۔ جب تک پاکستان کا ہر ہندو اور سکھ واپس اپنے گھر میں آباد نہیں کیا جاتا۔ اور جب تک ہندوستان میں رہنے والے ہر مسلمان کو سلامتی کے ساتھ اس کے گھر آباد نہیں کیا جاتا۔ اس وقت تک یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہماری بدقسمتی کے دن ختم نہیں ہوئے۔ اور ہم امن اور چین کی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ (پ)

مشرقی اور مغربی پنجاب کے قیدیوں کے تبادلہ کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا

دو ہفتہ کے اندر اندر قیدی رہا کر دیئے جائیں گے

کراچی ۲۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی اور مغربی پنجاب کی حکومتوں کے درمیان قیدیوں کے باہمی تبادلہ پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اس تبادلے میں وہ لوگ بھی شامل ہوں گے۔ جو گذشتہ فرقہ وارانہ فسادات میں گرفتار کئے گئے تھے۔ مغربی پنجاب کے وہ غیر مسلم ملزم جن پر مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ تبادلہ کے بعد مشرقی پنجاب میں لائے جائیں گے۔ اور پھر غالباً جلد ہی انہیں رہا کر دیا جائیگا۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت مشرقی پنجاب کے چیف سیکرٹری اس معاملہ کو طے کرنے کے لئے جلد ہی لاہور پہنچنے والے ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ دو ہفتہ کے اندر اندر قیدیوں کو رہا کر دیا جائیگا (پ)

دہلی کی صورت حالات پر پاکستان کے ہائی کمشنر کا تبصرہ

کراچی ۲۵ نومبر۔ ہندوستان کے پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر زاہد حسین کسی کام کے سلسلے میں کراچی آئے ہوئے ہیں آپ نے دہلی کے تازہ فسادات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ دہلی میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی ملی جلی آبادی اب کہیں بھی نہیں رہی۔ اور جو مسلمان غلطی سے کسی ہندو علاقے میں چلا جائے۔ وہ مشکل سے ہی بچ کر آسکتا ہے۔ مسلمان بے کھٹکے چل پھر نہیں سکتے۔ جس کی وجہ سے وہ کاروبار بھی شروع نہیں کر سکتے۔

آپ نے کانگرس کے تازہ ریزولیوشن کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس میں اس پالیسی کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ جس کا حکومت پاکستان اعلان کر چکی ہے۔ قابل غور سوال تو یہ ہے۔ کہ آیا ہندوستان کے لوگ مسلمانوں کو رکھنا چاہتے ہیں یا نہیں؟

آپ نے کہا گاندھی جی یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ہندوستان اور پاکستان کی مذہبی عبادت گاہوں کی حفاظت کی ذمہ واری حکومت اپنے ذمہ لے لے۔ (پ)

بس کو آگ لگا دی گئی

حیدر آباد ۲۴ نومبر ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع ہے۔ کہ نظام سٹیٹ ریلوے کی ایک ۲۷ سیٹوں کی بس کو جو قاضی پیٹے کی طرف جا رہی تھی۔ باغیوں کے ایک گروہ نے آگ لگا کر جلا دیا۔ (پ)

آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا اہم اجلاس کراچی میں منعقد ہوگا

لاہور ۲۵ نومبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے آنریری سیکرٹری مسٹر لیاقت علی خاں کی طرف سے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس کراچی میں ۱۴ دسمبر کو منعقد ہوگا۔ ملک کے دو حصے ہو جانے کی وجہ سے جو نئی صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے پیش نظر مسلم لیگ کی آئندہ پالیسی پر غور کیا جائیگا۔ کونسل انڈیا میں سیاسی صورت حالات پر بھی غور کرے گی۔

آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس بھی ۱۳ دسمبر کو کراچی میں ہی منعقد ہوگا۔ (ایسوسی ایٹڈ پریس)

دہلی کی فضا پھر مکدر ہو گئی

دہلی ۲۵ نومبر۔ دہلی کی فرقہ وارانہ فضا پھر مکدر ہو گئی ہے۔ شہر کے مختلف حصوں میں چھرا گھونپنے کے متعدد واقعات ہو چکے ہیں فساد زدہ علاقوں میں کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ ایک ماہ کے لئے پانچ سے زیادہ افراد کا اجتماع اور لاٹھی یا کوئی ہتھیار لے کر نکلنا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔

مشرقی بنگال میں صنعتی ترقی کی سکیم

کراچی ۲۴ نومبر۔ ڈائرکٹر آف پبلسٹی کے ایک پریس نوٹ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ مشرقی بنگال میں صنعت کو سائنٹیفک اصولوں پر خوری طور پر ترقی دینے کے لئے ایک انڈسٹریل سروے کمیٹی کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ یہ کمیٹی ایک ماہ کے اندر اپنی مفصل رپورٹ حکومت کے سامنے پیش کر دیگی۔ (ا۔پ)

کراچی کی بندرگاہ سے کپاس کی سالانہ برآمد

کراچی کے ذریعہ جو پاکستان کی سب سے بڑی بندرگاہ ہی خیال کیا جاتا ہے کہ اب دس اور بارہ لاکھ گانٹھیں سالانہ غیر ممالک کو بھیجی جایا کرے گی۔ یاد رہے کہ ملک کی تقسیم سے قبل کراچی کپاس کی سب سے بڑی بندرگاہوں میں سے دوسری تھی۔ اور پندرہ لاکھ سے زیادہ گانٹھیں سالانہ یہاں سے باہر بھیجی جایا کرتی تھیں۔ (ا۔پ)

بھوپال میں آئینی اصلاحات

بھوپال ۲۵ نومبر ریاست بھوپال کی طرف سے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ نواب صاحب بھوپال ایک عرصہ سے ریاست میں آئینی اصلاحات نافذ کرنے کے معاملہ پر غور کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ ماہ نومبر کے آخر تک اس سلسلے میں قطعی فیصلے کا اعلان کر دیا جائیگا۔ (ا۔پ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشمیر میں مسلمان پر از امید ہیں۔ فتح یزدان کا ایمان دل بدن پختہ ہوتا جا رہا ہے

کشمیر میں آزاد فوجوں کی دو رتک پیشقدمی

بھمبر کے محاذ پر ہندوستانی طیاروں کی سرگرمیاں سرد پڑ گئیں۔ "اوڑی پونچھ روڈ" پر پلوں کا صفایا کر دیا گیا۔ ہر محاذ پر دشمن کو زبردست جانی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے

لاہور۔ ۲۵ نومبر۔ کشمیر مسلم کانفرنس کے محکمہ اشتہارات کی طرف سے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ بھمبر کے محاذ پر غالباً موسم کے خراب ہو جانے کی وجہ سے اب انڈین ایر فورس کی سرگرمیاں بہت مدھم پڑ گئی ہیں۔

پریس بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ ہم نے فوجوں کی از سر نو تنظیم کی ہے۔ بعض اطراف میں تو آزاد فوجوں نے دشمن کے اندرونی علاقے میں دو تک پیشقدمی کی ہے۔ تمام سپاہی نہایت ہشاش بشاش نظر آتے ہیں ظالموں کے مقابلہ میں جس قسم کی جانبازی اور بہادری کا ثبوت وہ دے رہے ہیں۔ اس سے مقامی مسلمانوں کے دل پر از امید ہیں۔ اور فتح یزدان کا ایمان پختہ ہوتا جاتا ہے جو وہ مسلمان ہیں کہ جن کے بھائیوں کو ڈوگرہ فوج نے آزاد فوج کے آنے سے پیشتر بے دردی سے ناکردہ گناہ کے عوض چن چن کر ہلاک کیا تھا۔ مقامی مسلمان آزاد فوجوں کے ساتھ کامل تعاون کر رہے ہیں۔

آزاد کشمیر گورنمنٹ ہیڈ کوارٹر سے آج رات ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ آزاد فوجوں نے پونچھ کے گرد گھیرا ڈال رکھا ہے۔ اور اوڑی پونچھ روڈ پر بہت سے پلوں کو اڑا دیا گیا ہے۔

آزاد فوجیں دشمن کو بدستور بھاری نقصان پہنچا رہی ہیں۔ ادھر موسم کے خراب ہونے کی وجہ سے ہندوستانی فوج کے طیاروں کی سرگرمیاں سرد پڑ چکی ہیں۔

مقامی مسلمان دودھ گھی گوشت اور ترکاریاں بلا اجرت کثرت سے لا لا کر آزاد فوجوں کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ سیکڑوں محبان وطن اس کو قومی فریضہ سمجھ کر روزانہ بہادر اہل خدمت بٹاتے ہیں۔ پندرہ سال سے کم عمر کے بچے بھی اپنی خدمات پیش کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

غیر مسلموں کو ایک علیحدہ کیمپ میں محفوظ جگہ پر پہنچا دیا گیا ہے۔ اور آزاد فوجوں کے سپاہی ان کی حفاظت پر مامور ہیں۔ ان کو وہی کچھ مہیا کیا جاتا ہے۔ جو آزاد فوجوں کے سپاہی خود استعمال کرتے ہیں۔ کوارٹر ماسٹر جنرل کی طرف سے سپاہیوں کو سخت تاکید کی گئی ہے کہ وہ ان غیر مسلموں کی پوری پوری حفاظت کریں۔ چنانچہ پوری مستعدی سے وہ ان کی حفاظت میں مصروف ہیں۔ کپڑا اور کھانا ان کو برابر مہیا کیا جا رہا ہے۔ (ا۔ پ)

اقوام متحدہ اور مشرق اردن

لیک سیکسس ۲۵ نومبر۔ اسٹار کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ یہ امید ہیں کہ تقسیم فلسطین کا معاملہ چند دن تک اور اندر طے ہو جائیگا۔ اب تک ہوئی جانبداری ہیں دن بدن ماند پڑتی محسوس کر رہے ہیں کہ تقسیم کے نتائج سخت خطرناک ہوں گے

تقسیم فلسطین کی امید میں اب ختم ہوتی جا رہی ہیں

فرانس میں نئی وزارت کی تشکیل

(ڈائسٹر)

پیرس ۲۵ نومبر۔ ایم ایم ایم ایم کے مستعفی ہو جانے کے بعد ایم رابرٹ شیومن جو فرانس کی پاپولر ریپبلکن پارٹی کے ایک سرکردہ رکن اور ماہر اقتصادیات ہیں نئی مخلوط وزارت بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ان کی کیبنٹ کل بیس وزراء پر مشتمل ہے۔ چار مختلف پارٹیوں کے باہم اشتراک سے یہ نئی وزارت عالم وجود میں آئی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

پاپولر ریپبلکن پارٹی ۶ سوشلسٹ پارٹی ۶ ریڈیکل پارٹی ۴ انڈیپنڈنٹ کنزرویٹو ۲ (ڈائسٹر)

دو برطانوی پادری گولی سے ہلاک کر دئے گئے

کلکتہ ۲۵ نومبر۔ اسٹار سٹیٹسمین دہلی کو اپنے کلکتہ کے دفتر سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ رانا گھاٹ میں دو برطانوی پادریوں کو گذشتہ ہفتے کے روز گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ رانا گھاٹ کلکتہ سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مقتولین میں سے ایک ڈاکٹر ایم لیچ اور دوسرے مسٹر پیرول رانا گھاٹ کی پولیس اس سنسنی خیز قتل کی تفتیش کر رہی ہے۔ ابھی تک قاتل کا کوئی سراغ نہیں ملا۔

ملتان سٹیشن پر ہندو فوج نے گولی چلا دی

لاہور۔ ۲۵ نومبر۔ ڈائریکٹر آف پبلک ریلیشنز مغربی پنجاب کی طرف سے ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ پانچ دنوں میں جموں کے غیر مسلموں نے ریاستی فوج کی مدد سے پاکستان کے سرحدی دیہات پر چھاپے مارے۔ محافظ فوجیں ان حملہ آوروں کو بار بھگاتی رہیں۔ ملتان سے ایک خبر ملی ہے کہ ایک گاڑی کی حفاظتی فوج نے جو ہندو تھی ایک اسٹیشن پر اشتعال شروع کر دی۔ جس کی وجہ سے کئی مسلمان مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے۔ محافظ فوج کو فوراً بدل دیا گیا۔ جس کا معاملہ اسوقت زیر تفتیش ہے۔

یہ بھی پتہ چلا ہے کہ اسی ہندوستانی طیارے نے جو ۲۲ نومبر کو کوہالہ کے پل پر پرواز کرتا ہوا دیکھا گیا تھا دو بم پھینکے تھے۔ لیکن وہ بم اسکے اصل نشانے پر نہیں لگے اور پل محفوظ رہا۔ پتہ چلا ہے کہ دوسری طرف یہی جہاز آزاد فوجوں کی خبر پر اشتعال کی زد میں آکر زمین پر آگرا اور تباہ ہو گیا۔ (ا۔ پ)

قادیان میں سکھوں کے ہاتھوں مساجد کی بیحرمتی

ایک مکان پر ناجائز قبضہ اور اس کا گوردوارے میں تبدیل کیا جانا

لاہور۔ ۲۵ نومبر۔ سیکرٹری صاحب انجمن انصار المسلمین اطلاع دیتے ہیں کہ قادیان میں سکھوں نے ایک مکان پر ناجائز طور پر قبضہ کر لیا ہے اور اب اس کو متصل گوردوارے میں ملانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ مکان حضرت امام جماعت احمدیہ کے خاندان کی مشترکہ ملکیت ہے۔ یاد رہے اس سے قبل قادیان کے سکھ وہاں تین مسجدوں کی بے حرمتی کر چکے ہیں۔

مکانوں کا گوردوارہ میں تبدیل کرنا اور مسجدوں کی بے حرمتی کرنا مذہب میں نہایت اور انتہائی قابل اعتراض مداخلت ہے۔ مشرقی پنجاب کے حکام کے پاس ان مذموم افعال کے خلاف پر زور احتجاج کیا گیا ہے۔

مخلوط تجاویز ارسال کی جائیں!

مسٹر اقبال شیدائی کی درخواست

لاہور۔ ۲۵ نومبر۔ اسلامک ورلڈ ایسوسی ایشن کے منتظم مسٹر اقبال شیدائی نے تمام اصحاب سے جو پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک کے درمیان اقتصادی اور تمدنی تعلقات کی استواری میں خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ درخواست کی ہے کہ وہ ان کو اس مقصد کے حصول میں امداد کے طور پر مخلوص تجاویز لکھ کر ارسال کریں تاکہ ان کو عملی جامہ پہنا کر حتی الوسع فائدہ اٹھایا جا سکے۔ (ا۔ پ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah